ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

07/07/2016

کثرتِ تلاوت کرنے والوں کے

واقعات

(Urdu)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مَسجِد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتِکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جب جمعرات کا دِن آتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ فرشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں، کون یومِ جمعرات اور شبِ جُمُعہ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہے۔ (اَلْفِردَوس بمأثور الْخِطاب ج ۱ ص ۱۸۴ حدیث ۶۸۸)

یا نبی! تجھ پہ لاکھوں دُرُود و سلام اس پہ ہے ناز مجھ کو ہُوں تیرا غلام

اپنی رحمت سے تُو شاہِ خَیرُ الاَنام مجھ سے عاصی کا بھی ناز بردار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجَمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عَملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

www.dawateislami.net

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہوسکا دوزانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دِل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآنِ کریم اُس رَبِّ عظیم عَزَّوَجَلَّ کا بے مِثْل کلام ہے جو اکیلا معبُود، تنہا خالق اور ساری کائنات کا حقیقی مالک ہے، دُنیا و آخرت کی ہر بھلائی حقیقی طور پر اسی کے دَسْتِ قدرت میں ہے، اس نے اپنا یہ کلام رسولوں کے سردار، دوعالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازل فرمایا تاکہ اس کے ذریعے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں کو اللہ تعالٰی پر ایمان لانے اور دِینِ حق کی پیروی کرنے کی طرف بُلائیں اور یہ وہ مُقدس و بابرکت کلام ہے کہ جس کو دیکھنا، پڑھنا، سننا اور چُھونا سب عبادت کے کام ہیں، ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن نہایت عقیدت و مَحبَّت کے ساتھ کثرت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس پاک کلام کی تلاوت فرما کر اس کی رحمتوں اور برکتوں سے اپنے دامن بھر لیا کرتے تھے۔ آیئے اسی حوالے سے ایک ایمان افروز واقعہ سنتے ہیں، چنانچہ

قرآنِ کریم کا شیدائی!

حضرت سَیِّدُنا محمد بن اسماعیل بخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں آتا ہے کہ کثیر مصروفیات کے باوجُود آپ کی عبادت کا ذوق و شوق قابلِ تقلید تھا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو تلاوتِ قرآن کے ساتھ عشق کی حد تک لگاؤ تھا، رَمَضان المبارک کی راتوں میں دورانِ تراویح دس(10) پارے نوافل میں پڑھتے

اور تیسری شب میں قرآنِ پاک ختم فرماتے، نیز رَمضانُ المُبارک کی اوّل شب میں لوگ آپ کے پاس جمع ہو جاتے تو آپ انہیں تراویح میں قرآنِ کریم سُناتے ۔(ارشاد الساری ج ۱، ص ۵۳، تاریخ بغداد، ج ۲ ص ۱۲)

قرآنِ کریم سے آپ کی مَحبّت کا اندازہ اس واقعے سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ آپ کے کاتب محمد بن ابی حاتم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ کو آپ کے بعض تلامذہ (شاگردوں) نے دعوت دی تو آپ تشریف لے گئے، جب نمازِ ظُہر کا وَقْت ہوا تو آپ نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی، پھر نوافِل شُروع فرمادیئے، بہت طویل قیام کیا، جب فارغ ہوئے تو قمیص کا ایک کنارہ بلند کرتے ہوئے اپنے بعض ساتھیوں کو فرمایا، دیکھو میری قمیص کے اندر کیا چیز ہے؟ اُنہوں نے دیکھا تو ایک (مُوذی جانور) تھا جس نے سولہ (16) سترہ (17) مقامات پر ڈنک مارا تھا، جس سے آپ کا جسم سُوج چکا تھا اور ڈنک کے آثار بالکل نمایاں تھے، لوگوں نے کہا، حضور! جب اس مُوذِی جانور نے پہلا ڈنک مارا تھا تو آپ اسی وَقْت نماز سے باہر کیوں نہ ہوئے؟ فرمایا میں نے ایک سُورت شُروع کررکھی تھی، دل نے چاہا کہ وہ پُوری ہو جائے (تو پھر سلام پھیروں گا)۔ (تاریخ بغداد ج ۲، ص ۱۳)

اِلٰہی خوب دیدے شوق قرآں کی تلاوت کا

شَرَف دے گنبدِ خضریٰ کے سائے میں شہادت کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم تلاوتِ قرآنِ کریم سے کس قدر مَحبّت کیا کرتے تھے کہ اگر دورانِ تِلاوت انہیں کوئی تکلیف بھی پہنچتی تو تلاوتِ قرآن کو موقوف کرنا گوارا نہ فرماتے بلکہ اس بات کو پسند کرتے تھے کہ ان کا زیادہ سے زیادہ وقت تلاوتِ قرآن میں صَرف ہوتا رہے، یقیناً تلاوتِ قرآن کی بے شُمار رحمتیں اور برکتیں ہیں جیسا کہ فرمانِ مصطفٰے

www.dawateislami.net

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: ”قرآن پڑھو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے اصحاب کے لیے شفیع ہو کر آئے گا۔ (مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرہا، باب فضل قراءۃ القرآن وسورۃ البقرۃ، ص۴۰۳، الحدیث: ۲۵۲(۸۰۴)) لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی زیادہ سے زیادہ قرآنِ کریم کی تلاوَت کیا کریں، یہ عادت اُسی صُورت میں بن سکے گی جب ہمارے دلوں میں قرآنِ کریم کی مَحَبَّت اوراس کی تلاوت کی اہمیت پیدا ہو گی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ کریم کو وہ شان و عظمت عطا فرمائی ہے جو کسی اور کلام کو حاصل نہیں، قرآنِ کریم، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی واضح دلیل اور اس کا نازل کیا ہوا نور ہے۔ تمام جنّ و اِنس مل کر بھی قرآنِ کریم جیسا کلام نہیں لا سکتے، قرآنِ کریم صراطِ مستقیم ہے اور اس میں کسی قسم کی کوئی کَجی یعنی ٹیڑھا پن نہیں ہے بلکہ نہایت مُعتدل اور بندوں کیلئے کثیر فوائد پر مشتمل وہ محفوظ کتاب ہے جس کی حفاظت کا ذِمّہ خود اللہ عَزَّوَجَلَّ نے لیا ہے، قرآنِ کریم میں اَولین و آخِرین سب کا علم موجود ہے، قرآنِ کریم مسلمانوں کے لئے ہدایت، رحمت، بشارت، نصیحت اور شفاء کا ذریعہ ہے، قرآنِ کریم انتہائی اثر انگیز کتاب ہے، جسے سُن کر خوف و خَشِیَّت کے پیکر لوگوں کے دل دَہل جاتے ہیں اوروہ عذابِ الٰہی پر مشتمل آیاتِ مبارکہ کو سُن کر خُوب گریہ وزاری فرماتے۔ جیسا کہ

حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں میرے والدِ ماجد حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ جب قرآنِ پاک کی تلاوت فرماتے تو آپ کو اپنے آنسوؤں پر اختیار نہ رہتا یعنی زارو قطار رویا کرتے۔ (شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالی، ج۱، ص۴۹۳، ح۸۰۶)

ہر روز میں قرآن پڑھوں کاش! خدایا
اللہ! تِلاوت میں مِرے دِل کو لگا دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تلاوتِ قرآن اور فاروقِ اعظم کی گریہ وزاری

حضرت سیِّدُنا حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے روایت ہے کہ ایک بار اَمِیْرُ الْمُؤمِنِیْن حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے ان آیات کی تلاوت کی: ﴿اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۙ﴿۷﴾ مَّا لَهٗ مِنۡ دَافِعٍ ۙ﴿۸﴾﴾ (پ۲۷، الطور: ۷ تا ۸) (تَرْجَمۂ کنز الایمان: "بیشک تیرے رَبّ کا عذاب ضرور ہونا ہے اسے کوئی ٹالنے والا نہیں۔") آپ پر خوفِ خدا کے غلبے کے سبب ایسی رِقَّت طاری ہوئی کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کی سانس ہی اُکھڑ گئی اور یہ کیفیت کم و بیش بیس (20) روز تک طاری رہی۔ (فیضان فاروق اعظم، ج ۱ ص ۱۵۱)

تیرے ڈَر سے سدا تھرتھراؤں خوف سے تیرے آنسو بہاؤں
کیف ایسا دے، ایسی ادا کی میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص128)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

روح پرواز کر گئی

حضرت زُرارہ بن ابی اَوفی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ نہایت ہی عابد و زاہد اور خوفِ الٰہی میں ڈُوبے ہوئے عالم باعمل تھے۔ تلاوتِ قرآن کے وقت وعید و عذاب کی آیات پڑھ کر لرزہ براندام بلکہ کبھی کبھی خوفِ خدا سے بے ہوش ہو جاتے تھے۔ ایک دن فجر کی نماز میں جیسے ہی آپ نے یہ آیات تلاوت کیں: ﴿فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوۡرِ ۙ﴿۸﴾ فَذٰلِكَ یَوۡمَئِذٍ یَّوۡمٌ عَسِیۡرٌ ۙ﴿۹﴾﴾ (پ۲۹، المدثر: 8،9) (تَرْجَمۂ کنز الایمان: پھر جب صُور پھونکا جائے گا تو وہ دن کرّا (یعنی سخت) دن ہے۔) تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ پر نماز کی حالت میں ہی خوفِ الٰہی کا اس قدر غلبہ ہوا کہ لرزتے کانپتے ہوئے زمین پر گر پڑے اور آپ کی رُوح پرواز کر گئی۔

(اولیائے رجال الحدیث ص ۱۲۳)

www.dawateislami.net

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ہمارے بُزرگانِ دین کس قدر خُشوع وخُضوع کے ساتھ تلاوتِ قرآنِ پاک کرتے اور اس کے معنیٰ میں غور وفکر کرتے ہوئے کیسی گریہ وزاری فرماتے تھے۔ لہٰذا ہمیں بھی تلاوت کرتے وَقت اس کے مَعانی میں غور و تفکر کرتے ہوئے رونے کی کوشش کرنی چاہیے۔ حضور نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”قرآن غم کے ساتھ نازل ہوا، لہٰذا جب تم اس کی قراءَت کرو تو غم ظاہر کرو۔“ (معجم الاوسط، باب الالف، من اسمہ ابراھیم، ۲/۱۶۶، الحدیث: ۲۹۰۲۔) اور غم کی کیفیت پیدا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ قرآنِ پاک میں بیان کردہ تنبیہات (نصیحتوں بھرے واقعات) اور وعیدات (یعنی جن کاموں پر سزا دینے کا وعدہ ہے) کو یاد کیجئے اور پھر جن کاموں کو کرنے کا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حکم دیا اور جن کے کرنے سے منع فرمادیا ہے ان کے بارے میں اپنی کوتاہیوں پر بھی نظر کیجئے کہ میں ان احکامات پر کس قدر عمل کرتا ہوں اور ساتھ ہی عذابِ الٰہی اور محشر کی رُسوائی کا بھی تصور باندھئے کہ آج تو میں لوگوں سے چھپ کر دن رات گناہوں میں مشغول رہتا ہوں کل قیامت میں اسی سبب سے لوگوں کے سامنے میری حقیقت سے پردہ اُٹھ گیا تو کیسی ندامت ہوگی، اگر ہم اس طرح غور وفکر کے ساتھ تلاوت کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ غم کی کیفیت پیدا ہوگی اور ہوسکتا ہے آنکھوں سے آنسو بھی چھلک جائیں اور دل فکرِ آخرت کیلئے بیقرار ہوجائے۔

عطا کر مجھے ایسی رِقّت خدایا
کروں روتے روتے تلاوت خدایا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اسلاف کے طریقے پر عمل کرتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اس پیاری کتاب قرآنِ کریم کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کرنی چاہیے اور اس میں بیان کردہ احکامات پر

www.dawateislami.net

عمل کی کوشش بھی کرنی چاہیے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے والوں، اس کے حکم کی تعمیل میں نماز پڑھنے والوں، زکوٰۃ کی بروَقت اَدائیگی کرنے والوں، صدقہ دینے والوں کی فضیلت بیان کرتے ہوئے پارہ 22 سُورَۃُ الْفاطِر آیت نمبر 29 میں اِرشاد فرماتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِیَةً یَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿۲۹﴾	تَرجَمۂ کنزالایمان: بیشک وہ جو اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں اور نماز قائم رکھتے اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں پوشیدہ اور ظاہر وہ ایسی تجارت کے اُمیدوار ہیں جس میں ہر گز ٹوٹا (نُقصان) نہیں۔

تفسیرِ بَغَوی میں اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت مذکور ہے کہ ''**تِجَارَةً**'' سے مُراد وہ ثواب ہے جس کا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وعدہ فرمایا ہے، اس میں ہر گز ٹوٹا (نقصان) نہیں یعنی یہ اجر نہ فاسد ہو گا نہ ہلاک ہو گا۔ (تفسیر بغوی ج۳ص۴۹۲) گویا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نماز پڑھنے والوں، صدقہ و خیرات کرنے والوں اور قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے والوں کو اَجرِ عظیم کی بشارت عطا فرمارہا ہے۔ یاد رہے! قرآنِ کریم پڑھنے کا ثواب ہمیں اسی صُورت مل سکتا ہے کہ جب دُرُست تَلَفُّظ کے ساتھ پڑھا جائے نیز قرآنِ کریم کو سُستی اور غفلت کے ساتھ پڑھنے کے بجائے خوش اِلحانی، دل جمعی اور غور و فکر کرتے ہوئے اس کی تلاوت کرنی چاہیے۔ حضرت عبیدہ مُلَیْکی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''اے قرآن والو! قرآن کو تکیہ نہ بناؤ (یعنی سُستی اور غفلت نہ برتو) اور رات اور دن میں اس کی تلاوت کرو جیسا تلاوت کرنے کا حق ہے اور اس کو پھیلاؤ اور تَغَنّی کرو (یعنی اچھی آواز سے پڑھو اس کا معاوضہ نہ لو) اور جو کچھ اس میں ہے اس پر غور کرو تاکہ تمہیں فلاح ملے، (ایک روایت میں ہے) اس کے ثواب میں جلدی نہ کرو کیونکہ اس کا ثواب بہت ہے۔ (شعب الایمان، التاسع عشر من شعب الایمان۔۔۔ الخ، فصل فی ادمان تلاوتہ، ۲/ ۳۵۰-۳۵۱،

الحدیث:۲۰۰۷و۲۰۰۹)ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا میری اُمَّت کی افضل عِبادت تلاوتِ قُرآن ہے۔(شعب الایمان للبیھقی،ج ۲،ص ۳۵۴،ح ۲۰۲۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت،امیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہمیں روزانہ تلاوتِ قرآن کو اپنا معمول بنانے اور اس کی مَحَبَّت دل میں بڑھانے کے لئے ایک مدنی اِنعام بھی عطا فرمایا ہے کہ ''کیا آج آپ نے کَنْزُ الْاِیْمان سے کم اَز کم 3 آیات (مع ترجمہ و تفسیر) تلاوت کرنے یا سُننے کی سعادت حاصل کی؟''لہٰذا ہمیں بھی اپنی یہ عادت بنانی چاہیے کہ روزانہ کَنْزُ الْاِیْمان/تفسیر خزائنُ العِرْفَان/نُوْرُالْعِرفان/صِراطُ الْجِنان سے مع ترجمہ و تفسیر خُوب غور و فکر کے ساتھ قرآنِ پاک کی تلاوت کیا کریں اس طرح مدنی اِنْعام پر عمل کے ساتھ ساتھ تلاوت کی ڈھیروں بھلائیاں اور برکتیں بھی نصیب ہونگی اور عمل کا جذبہ بھی پیدا ہو گا۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

کنز الایمان اے خدا میں کاش روزانہ پڑھوں
پڑھ کے تفسیر اس کی پھر اس پر عمل کرتا رہوں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تلاوت کا شوق رکھنے والے لوگ :

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم کیسے ذوق وشوق سے قرآنِ کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے آیئے اس ضمن میں ان نیک ہستیوں کے ایمان افروز مزید واقعات سنتے ہیں،چنانچہ حضرت شیخ بہاءُ الدِّین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو تلاوتِ قرآنِ کریم سے غیر معمولی شَغَف تھا چنانچہ ہر شب کو ایک قرآنِ پاک کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔(تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی،ص۶۷ ملخصا) ایک رات حضرت شیخ بہاءُ الدِّین زَکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے دوستوں سے ارشاد فرمایا:تم میں کوئی ایسا

www.dawateislami.net

شخص ہے جو آج کی رات دو(2)رکعت پڑھے اور ایک رکعت میں کامل قرآن شریف پڑھے۔حاضرین میں سے کسی کو ہمت نہ ہوئی۔ شیخ بہاءُ الدّین زکریا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خُود کھڑے ہُوئے اور دو(2)رکعت نماز شروع کردی۔ پہلی رکعت میں پورا قرآنِ کریم اور چار(4)پارے مَزید تِلاوت فرمائے اور دُوسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھی اور نماز مکمل کر لی۔(فوائد الفواد مترجم،ص ۶۲)حضرت شیخ بہاءُ الدِّین زکریا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا معمول تھا کہ تہجد کی نماز کے بعد قرآنِ پاک کا آغاز فرماتے اور نمازِ فجر سے پہلے مکمل فرمالیتے۔(شان اولیاء المعروف ہفتاد اولیاء،ص ۲۵۲ملخصا)اسی طرح حضرت سیِّدُنا حسن کرابیسی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "میں نے کئی بار حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مَعِیَّت(ساتھ) میں رات گُزاری۔میں نے دیکھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک تہائی رات نماز پڑھتے اور کبھی پچاس(50) آیات سے زیادہ تلاوت نہ کرتے،اگر کبھی زیادہ پڑھتے تو بھی سو(100) آیات تک پہنچتے۔جب کسی آیتِ رحمت کی تلاوت کرتے تو بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں اپنے لئے اور تمام مؤمنین کے لئے اطاعت پر قائم رہنے کی دعا کرتے اور جب آیتِ عذاب پڑھتے تو اس سے پناہ طلب کرتے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنے لئے اور تمام اہلِ ایمان کے لئے نجات کی دعا کرتے۔"(تاریخ بغداد،الرقم ۴۵۴،محمد بن ادریس الشافعی،ج۲،ص۶۱)

حضرت یحییٰ بن سعید قطان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی عاشقِ قرآن تھے آپ کا معمول تھا کہ آپ مغرب اور عشاء کے درمیان ایک قرآنِ کریم ختم کرتے تھے۔یحییٰ بن مَعِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت یحیی قطان نے بیس(20)سال قیام فرمایا، ہر رات میں ایک قرآن ختم فرماتے تھے۔چالیس (40)سال تک زوال کے وقت مسجد میں حاضر ہونا ترک نہیں کیا اور کبھی بھی آپ کو جماعت سے غیر حاضر نہیں پایا گیا، علی بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت یحیی بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس حاضر تھے، آپ نے ایک شخص سے فرمایا کہ قرآن سناؤ،اُس نے سُوْرَۃُ الدُّخَان پڑھنا شُروع کی، جب اس آیت پر پہنچا،

www.dawateislami.net

اِنَّ یَوْمَ الْفَصْلِ مِیْقَاتُهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۴۰﴾ (پ۲۵، دخان، آیت ۴۰)	تَرجَمۂ کنز الایمان: بیشک فیصلہ کا دن ان سب کی میعاد ہے۔

تو گر گئے اور غشی طاری ہوگئی، ان کا سینہ زمین سے بُلند ہوا اور لوٹ پوٹ ہونے لگے اور دروازے کے ساتھ آ ٹکرائے، جس سے ان کی کمر زخمی ہوگئی اور خون جاری ہوگیا، گھر کی عورتیں چیخنے لگیں تو ہم لوگ دوڑ کر آئے اور دروازے پر آکر رُک گئے، یہاں تک کہ وہ آہستہ آہستہ ہوش میں آئے، پھر ہم اندر داخل ہوئے تو آپ وہی آیت دُہرا رہے تھے، علی بن عبدُ اللہ کہتے ہیں کہ آپ کو جو زخم پہنچا تھا وہ برابر قائم رہا حتّٰی کہ آپ کا انتقال ہوگیا۔ (صفۃ الصفوۃ ج ۲، الجزء الثالث، ص ۲۴۷)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

ترے خوف سے تیرے ڈَر سے ہمیشہ
میں تھر تھر رہوں کانپتا یا الٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص105)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت میں بیان ہوا کہ حضرت یحییٰ بن سعید قطان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مغرب اور عشاء کے درمیان ایک قرآنِ کریم ختم فرمالیا کرتے تھے۔ ہو سکتا ہے کسی کے ذہن میں شیطان یہ وسوسہ ڈالے کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے کہ "جس نے تین (3) رات سے کم میں قرآن پڑھا، اس نے سمجھا نہیں۔" ("سنن اَبی داود"، کتاب شہر رمضان، باب تحزیب القرآن، الحدیث: ۱۳۹۴، ج ۲، ص ۷۹) پھر یہ حضرات اس قدر مختصر عرصے میں کیسے تلاوت کرلیا کرتے تھے؟ چنانچہ حکیمُ الاُمت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیث کا مطلب بیان کرتے ہوئے فرماتے

www.dawateislami.net

ہیں کہ جو شخص ہمیشہ تین (3) دن سے کم میں ختمِ قرآن کیا کرے، وہ جلدی تلاوت کی وجہ سے نہ تو الفاظِ قرآن صحیح طور پر سمجھ سکے گا اور نہ اس کے ظاہری معنیٰ میں غور کر سکے گا۔ (پھر فرماتے ہیں) خیال رہے کہ یہ حکم عام مُسلمانوں کیلئے ہے کہ وہ اگر بہت جلدی تلاوت کریں، تو زبان لپٹ جاتی ہے، حرف صحیح ادا نہیں ہوتے، خواص (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں) کا حکم اور ہے خود حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تہجد کی ایک ایک رکعت میں پانچ پانچ (5،5)، چھ چھ (6،6) پارے پڑھ لیتے تھے۔

حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے ایک رات میں ختمِ قرآن کیا ہے، حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلام چند منٹ میں زبور شریف ختم کر لیتے تھے، حضرت علی (کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم) گھوڑا کسنے سے پہلے ختمِ قرآن کر لیتے تھے۔ (صاحبِ) مرقات نے فرمایا کہ شیخ موسیٰ سدوانی شیخ ابو مدین کے اصحاب میں سے تھے ایک دن اور رات میں ستر ہزار (70000) ختم کر لیتے تھے، ایک دفعہ اُنہوں نے کعبہ مُعظمہ میں سنگِ اسود چُوم کر دروازۂ کعبہ پر پہنچ کر ختمِ قرآن فرمالیا اور لوگوں نے ایک ایک حرف سُنا، لہٰذا اس حدیث کی بنا پر نہ تو مُروَّجہ شبینوں کو حرام کہا جاسکتا ہے اور نہ امامِ اعظم ابو حنیفہ اور ان صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ اَجْمَعِیْن پر اعتراض کیا جاسکتا ہے جو ایک دن اور رات میں پورا ختم کر لیتے تھے کہ یہ حکم عوام مسلمانوں کے لیے ہے جو اس قدر جلد قرآن شریف پڑھنے میں درست نہ پڑھ سکیں۔ ختمِ قرآن میں عام بزرگوں کے طَرِیقے مُختلف رہے ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ج۳، ص ۲۷۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدرسۃ المدینہ (بالغان)"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کثرت سے تلاوتِ قرآنِ کریم کا مقصد یہ نہیں کہ ہم جلدی جلدی تلفظ کی غلط ادائیگی کے ساتھ تلاوت کریں اور ثواب کمانے کے بجائے گُناہ کے مُرتکب ٹھہریں بلکہ قرآنِ کریم کی تلاوت کے فضائل کا حُصُول اور رحمتوں کا نُزول اسی صورت میں ہو سکے گا جبکہ ہم

www.dawateislami.net

دُرُست مخارج کے ساتھ تلاوت کا اہتمام کریں گے۔ہمارے مُعاشرے میں لوگ جدید دُنیوی تعلیم حاصل کرنے،انگلش لینگویج،کمپیوٹر اور مختلف کورسز کیلئے توان سے متعلق اِداروں میں بھاری فیسیں جمع کرواتے ہیں مگر دُرست تلفظ کے ساتھ فِیْ سَبِیْلِ الله قرآنِ پاک کی تعلیم حاصل کرنے کیلئے وقت نہیں نکالتے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت تعلیمِ قرآن کو عام کرنے کیلئے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام مدرسۃ المدینہ (بالغان) بھی ہے۔مدرسۃ المدینہ بالغان کیا ہوتا ہے،اس میں داخلہ کیسے لیا جاتا ہے؟فیس کتنی ہوتی ہے؟پڑھنا کتنی دیر ہوتا ہے؟آیئے اس کے بارے میں بھی سُنتے ہیں۔

مختلف مقامات اور مَساجِد وغیرہ میں عُموماًبعد نمازِ عشاء کم وبیش63منٹ کیلئے ہزارہا مدرسۃُالمدینہ (بالغان)کی ترکیب ہوتی ہے،جن میں بڑی عمر کے(یعنی بالغ) اسلامی بھائی صحیح مَخارِج سے حروف کی دُرُست ادائیگی کے ساتھ قراٰنِ کریم سیکھتے اور دعائیں یاد کرتے،نمازیں وغیرہ درست کرتے اور سُنّتوں کی تعلیم مُفت حاصِل کرتے ہیں۔مدرسۃ المدینہ بالغان میں کوئی داخلہ فارم جمع نہیں کروانا ہوتا،نہ ہی اس کی کوئی فیس ہوتی ہے،اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ! قرآنِ پاک کی تعلیم فی سبیل الله دی جاتی ہے،مدرسۃ المدینہ بالغان میں پڑھنے والے خوش نصیب عاشقانِ رسول تعلیمِ قرآن حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ مختلف مدنی کاموں میں بھی شامل ہونے کی سعادت حاصل کرتے ہیں مثلاًہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع و مدنی مذاکرے میں شرکت،مدنی قافلے میں سفر وغیرہ۔دُنیا کے مختلف مُمالِک میں اکثر گھروں کے اندر تقریباً روزانہ ہزاروں مدارِس بنام مدرَسۃُالمدینہ (بالِغات) بھی لگائے جاتے ہیں،جن میں اسلامی بہنیں قراٰنِ کریم،نَماز اور سُنّتوں کی مُفت تعلیم پاتیں اور دُعائیں یاد کرتی ہیں۔

عطا ہو شوق مَولیٰ مدرَسے میں آنے جانے کا
خدایا ذوق دے قرآن پڑھنے اور پڑھانے کا

www.dawateislami.net

میری زندگی میں مدنی بہار آگئی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدرسۃ المدینہ بالغان کی برکت سے جہاں اسلامی بھائی درست تلفظ سے قرآنِ کریم پڑھنا سیکھتے ہیں وہیں بہت سے لوگوں کو گناہوں بھری زندگی سے توبہ کی بھی توفیق نصیب ہوتی ہے آیئے! ترغیب کیلئے ایک مدنی بہار سنتے ہیں۔

زم زم نگر حیدر آباد (بابُ الاسلام، سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: میں ایک فیشن پرست نوجوان تھا، دُنیا کی موج مستی میں گُم اور اپنی آخرت کے انجام سے غافل تھا کہ میری سوئی ہوئی قسمت جاگ اُٹھی اور مجھے مدرسۃُ المدینہ (بالغان) کی رُوحانی فضائیں میسر آگئیں، مدرسۃُ المدینہ (بالغان) کی برکات نے میرے تاریک دل کو خوفِ خدا اور عشقِ مصطفٰی کے چراغ سے مُنوَّر کر دیا۔ قراٰنِ کریم کی تعلیم کے ساتھ ساتھ سُنّتوں پر عمل کا جذبہ بھی مِلا اور ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ میری زندگی میں مدنی بہار آگئی، فیشن پرستی و موج مستی سے نجات حاصل ہوئی اور میں دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم کثرت سے قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے والوں کے واقعات اور قرآنِ کریم پڑھنے کے فضائل سُن رہے ہیں۔ یاد رہے! جہاں بھی کثرت سے تلاوت کرنے کی ترغیب دلائی گئی وہاں اس سے ہرگز یہ مُراد نہیں ہے کہ ہم فرائض و واجبات اور تمام کام کاج چھوڑ کر رات دِن قرآنِ کرِیم کی تِلاوَت میں مَشغُول ہو جائیں اور ہم پر جو حُقُوقُ العباد لازم ہیں، ان سے یکسر غافِل رہیں۔ بندے پر اس کے ماں باپ، بہن بھائی، اولاد بیوی یہاں تک کہ اس کی اپنی ذات اور اُس کے نفس کا بھی اُس پر حق ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی فرائض و واجبات کی ادائیگی کے بعد تلاوتِ قرآنِ کریم

www.dawateislami.net

کیلئے ایک وقت مخصوص کرلینا چاہیے اس کا یہ فائدہ ہو گا کہ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حقوق بھی بآسانی ادا کر سکیں گے اور بندوں کے حقوق میں بھی کوتاہی نہیں ہو گی۔ بلکہ اگر حُقُوقُ الْعِباد تلف نہ ہوتے ہوں تو نوافل کی کثرت، قرآنِ کریم کی تلاوت اور نفل روزوں کی عادت بھی بنانی چاہیے کہ اس کی بڑی برکتیں ہیں۔

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ ترغیب کیلئے روزوں کے دُنیوی و اُخروِی فَوائِد بتاتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: فرض روزوں کے عِلاوہ نَفْل روزوں کی بھی عادت بنانی چاہیے کہ اس میں بے شُمار دینی و دُنیوی فوائد ہیں اور ثواب تو اِتنا ہے کہ جی چاہتا ہے، بس روزے رکھتے ہی چلے جائیں۔ مزید دِینی فوائد میں ایمان کی حفاظت، جہنّم سے نَجات اور جنّت کا حُصُول شامل ہیں اور جہاں تک دُنیَوی فوائد کا تَعَلُّق ہے تو روزہ میں دن کے اندر کھانے پینے میں صَرف ہونے والے وَقْت اور اَخراجات کی بچت، پیٹ کی اِصلاح اور بہُت سارے اَمراض سے حِفاظَت کا سامان ہے اور تمام فوائِد کی اَصْل یہ ہے کہ اِس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ راضی ہوتا ہے۔ (فیضانِ رَمضان، ص ۱۳۳۳)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شوالُ المکرم میں چھ (6) نفل روزے رکھے جاتے ہیں، جنہیں شش عید کے روزے بھی کہا جاتا ہے، احادیثِ مُبارکہ میں ان روزوں کے بڑے فضائل بیان ہوئے ہیں۔ آیئے ترغیب کیلئے شش روزوں کی فضیلت پر مشتمل تین (3) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں۔

1. "جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر چھ (6) دن شَوّال میں رکھے تو گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔" (مجمع الزوائد ج۳ص ۴۲۵ حدیث ۵۱۰۲)
2. "جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد چھ (6)، شَوّال میں رکھے۔ تو ایسا ہے جیسے دَہر کا (یعنی عمر بھر کیلئے) روزہ رکھا۔" (صحیح مسلم ص ۵۹۲ حدیث ۱۱۶۴)
3. "جس نے عیدُ الفِطر کے بعد (شَوّال میں) چھ (6) روزے رکھ لئے تو اُس نے پورے سال کے

www.dawateislami.net

روزے رکھے کہ جو ایک نیکی لائے گا اُسے دس ملیں گی۔(سنن ابن ماجہ ج ۲، ص ۳۳۳، حدیث ۱۷۱۵)

خلیلِ ملت حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد خلیل خان قادِری برکاتی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: یہ روزے عید کے بعد لگاتار رکھے جائیں تب بھی مُضایَقہ نہیں اور بہتر یہ ہے کہ متفرق (یعنی ناغہ کرکے) رکھے جائیں یعنی ہر ہفتہ میں دو (2) روزے اور عیدُ الفطر کے دوسرے روز ایک روزہ رکھ لے اور پورے ماہ میں رکھے تو اور بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔(سنی بہشتی زیور ص ۳۴۷) اَلْغَرَض عیدُ الفِطر کا دن چھوڑ کر سارے مہینے میں جب چاہیں شش عید کے روزے رکھ سکتے ہیں۔

نفل روزوں کی مَدَنی تحریک:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نِیَّت کرلیجئے کہ ہم بھی شَوّالُ المُکَرَّم کے اس مہینے میں اپنی سہولت کے مطابق یہ چھ (6) روزے رکھنے کی کوشش کریں گے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ جو اسلامی بھائی نفل روزے رکھتے ہیں تنظیمی طور پر ان عاشقانِ روزہ کی درجہ بندی ہے۔ **(1) ممتاز:** وہ اسلامی بھائی جو صومِ داؤدی یعنی ایک دن چھوڑ کر ایک دن روزہ رکھے یا مہینے میں کم از کم 15 روزے اپنی سہولت کے مطابق رکھے یا پانچ (5) ممنوعہ ایام کے علاوہ سارا سال روزے رکھے۔(عید الفطر اور ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذوالحجۃ الحرام کو روزہ رکھنا مکروہِ تحریمی ہے۔)(دُرِ مختار و ردالمحتار ج ۳، ص ۳۹۱) **(2) بہتر:** جو ہر پیر شریف اور جمعرات کا روزہ رکھے (پیر اور جمعرات کا روزہ سُنّت ہے، البتہ جو اپنی سَہولت کے مطابق مَدنی ماہ میں سات روزے رکھ لے وہ بھی تنظیماً "بہتر" میں شمار ہو گا۔) **(3) مناسب:** جو ہر پیر شریف کو یا مجبوری ہو تو ہفتہ وار چھٹی والے دن روزہ رکھے (یُوں مہینے میں چار پانچ روزے ہوں گے۔)

مزید تفصیلات جاننے کے لیے فیضانِ سنت جلد اوّل باب فیضانِ رمضان صفحہ 1419 کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

تلاوت میں دل کیوں نہیں لگتا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ہم بھی فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ کثرت سے نفل عبادات اور تلاوتِ قرآنِ کریم کرتے ہوئے زندگی بسر کرتے مگر افسوس! آج کل مسلمانوں کی اکثریت تلاوتِ قرآنِ کریم سے دُور نظر آتی ہے ایک وہ وقت تھا کہ جب ہر گھر سے صبح سویرے نمازِ فجر کے بعد تلاوتِ قرآنِ کریم کی آواز آیا کرتی تھی بالخصوص گھر کے بڑے بوڑھے افراد تو لازمی کچھ نہ کچھ تلاوتِ قرآن کیا کرتے تھے، جس سے بچوں کو بھی رغبت ملا کرتی تھی مگر اب بدقسمتی سے نہ نمازوں کا شوق باقی رہا اور نہ ہی تلاوتِ قرآن کا ذوق، بلکہ اب تو حالت یہ ہے کہ گھر کے بڑے افراد صبح وقتِ فجر گزر جانے کے بعد اور بعض تو دن چڑھے اٹھتے ہیں اور کوئی اچھا کام کرنے کے بجائے سب سے پہلے اخبار پڑھتے ہیں یا پھر نیوز چینل لگالیتے ہیں، اگر نہیں دیکھتے تو قرآنِ کریم کھول کر نہیں دیکھتے، بڑوں کی دیکھا دیکھی ہماری نئی نسل بھی ان نیک کاموں سے دُور ہوتی چلی جارہی ہے، یہی وجہ ہے کہ آج کل نوجوانوں کی اکثریت، موبائل فون اور سوشل میڈیا(Social Media) کے ذریعے نہ صرف رات گئے تک میسجز(Messages) اور دیگر فضولیات میں وقت برباد کرتی رہتی ہے بلکہ صبح دیر سے آنکھ کھلنے پر بھی نمازِ فجر قضا ہوجانے اور تلاوتِ قرآنِ کریم سے محروم رہ جانے کا افسوس کرنے کے بجائے سب سے پہلے موبائل ہی کو دیکھتی ہے کہ کوئی میسج(Message) تو نہیں آیا ہوا، حالانکہ قرآنِ کریم تو رحمتوں اور برکتوں سے بھرپور وہ پیارا کلام ہے جو نہ صرف ہماری رہنمائی اور ہدایت کے لئے تشریف لایا ہے بلکہ اس کا دیکھنا، اس کو باوضو چُھونا اور اس کی تلاوت کرنا باعثِ اجر و ثواب بھی ہے، افسوس ہمارا حال تو یہ ہے کہ جس محفل میں قرآن پر مبنی گفتگو ہو رہی ہو تو ہم اُکتانے لگتے ہیں اور جماہی پر جماہی آنے لگتی ہے یعنی سُستی چھانے لگتی ہے، کیا ہم نے کبھی اس کی وجہ پر غور کیا؟؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ

www.dawateislami.net

ہمارے دل فسق و فجور اور معصیت (گناہوں) کی گندگی سے آلودہ ہو چکے ہیں، اگر ہمارے دل پاک و صاف ہوتے تو ہمیں تلاوتِ قرآن اور سماعتِ قرآن دونوں میں لطف آتا، اے کاش پھر وہ دور آجائے کہ مسلمان قرآنِ کریم سے مَحبّت، اس کی تلاوت کی کثرت اور اس کے احکامات پر عمل کے عادی ہو جائیں۔

قرآنِ کریم کے احکام پر عمل کے معاملے میں ہماری حالت:

حضرت حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پہلے کے مسلمانوں کی عملی حالت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "میں نے 70 بدری صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو دیکھا وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حلال کردہ چیزوں سے (تقویٰ و وَرع کی وجہ سے) اس قدر اِجتناب کرتے تھے جس قدر تم حرام چیزوں سے پرہیز نہیں کرتے۔ جس قدر تم فَراخی کی حالت پر خُوش ہوتے ہو، اس سے زیادہ وہ آزمائشوں پر خُوش ہوتے تھے۔ اگر تم انہیں دیکھ لیتے تو کہتے کہ یہ مجنون ہیں اور اگر وہ تمہارے بہترین لوگوں کو دیکھتے تو کہتے کہ ان لوگوں کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں اور اگر وہ تمہارے بُرے لوگوں کو دیکھتے تو کہتے: ان لوگوں کا حساب کے دن پر ایمان نہیں۔ اُن میں سے کسی کے سامنے حلال مال پیش کیا جاتا تو وہ یہ کہہ کر لینے سے اِنکار کر دیتے کہ مجھے اپنا دل خراب ہو جانے کا ڈر ہے (جبکہ تم حرام مال لینے میں بھی ذرا پرواہ نہیں کرتے۔)(صراط الجنان، جلد 3 صفحہ 467)

مجھ کو روزانہ تلاوت کی بھی تُو توفیق دے
قاریِ قرآں بنا اور خادمِ قرآں بنا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اپنے اَسلاف کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے قرآنِ پاک کے احکامات کی بجا آوری میں اپنی زندگی گُزارنی چاہیے۔ زہے نصیب! اگر ہم قرآنِ پاک کے ظاہری و

www.dawateislami.net

باطنی آداب کالحاظ کرتے ہوئے تلاوت کریں گے تواِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیاوآخرت میں اس کی ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ آیئے !پہلے تلاوت کے ظاہری آداب سُنتے ہیں۔

تلاوتِ قرآن کے ظاہری آداب:

❀ تلاوت کرنے والے کو چاہیے کہ باوُضو ہو کر قبلہ رُو سر جھکائے ادب وسکون کے ساتھ کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر تلاوتِ قرآن کرے۔ ❀ چوکڑی مارنے(یعنی چارزانو بیٹھنے)، (بِلا ضرورت) ٹیک لگانے سے اِجْتناب کرے بلکہ یُوں بیٹھے جیسے اُستاد کے سامنے شاگرد بیٹھتا ہے۔ ❀ تلاوت کرنے کی سب سے افضل حالت یہ ہے کہ مسجد میں دورانِ نماز کھڑے ہو کر تلاوت کی جائے۔ اَمیرُالمؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا مولیٰ علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ”جو نماز میں کھڑے ہو کر قرآن کی تلاوت کرے اس کے لئے ہر حرف کے بدلے 100 نیکیاں ہیں اور جو بیٹھ کر تلاوت کرے اس کے لئے ہر حرف کے بدلے 50 نیکیاں ہیں اور جو نماز کے علاوہ باوضو تلاوت کرے اس کے لئے 25 نیکیاں ہیں۔“(احیاالعلوم ،ج ۱، ص۳۶۶) ❀ تِلاوت کا ایک ادب یہ ہے کہ خوب ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کی جائے۔(احیاالعلوم، ج۱، ص۳۶۸) ❀ نیز خوبصورت آواز بنا کر خُوش اِلحانی کے ساتھ تلاوت کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جتنا خوش اِلحانی سے تلاوتِ قرآن کا حکم دیا اتنا کسی اور چیز کا نہ دیا۔“(صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین...الخ، ص۳۹۷، ح۷۹۲) یہ بھی یاد رہے! کہ حروف کو اتنا زیادہ نہ کھینچا جائے کہ (حروف کی) آواز بدل جائے یا نظمِ قرآن تبدیل ہو جائے۔(احیاالعلوم، ج۱، ص۳۷۱) ❀ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”قرآن پڑھو اور روؤ اگر تمہیں رونا نہ آئے تو رونے جیسی صُورت بنالو۔“(سنن ابن ماجہ، باب فی حسن الصوت بالقرآن، ج۲، ص۱۲۹، ح۱۳۳۷بتغیر) ❀ اتنی آواز سے قراءَت کی جائے کہ تلاوت کرنے والا خُود سن سکے کیونکہ قراءَت نام ہی اس کا ہے کہ حروف کو آواز کے ساتھ واضح طور پر اَدا کیا جائے۔(احیاالعلوم ،۱/۳۷۰،ماخوذاً)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں ان ظاہری آداب کا خیال رکھتے ہوئے روزانہ تلاوت کی سعادت نصیب فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تلاوتِ قرآن کے باطنی آداب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تلاوتِ قرآن کے کچھ باطنی آداب بھی ہیں، آیئے ان میں سے بھی چند آداب بھی سنتے ہیں: ❀ حُضورِ قلب (دل کی توجہ) کے ساتھ تلاوت کی جائے یعنی دل میں پیدا ہونے والے تمام خیالات کو ترک کر کے تلاوتِ قرآن کی جائے۔ (احیاالعلوم، ۱/ ۳۷۴) ❀ جس طرح ظاہری جِلدِ قرآن اور اس کے اَوْراق کا یہ ادب ہے کہ بغیر طہارت کے انہیں نہ چُھوا جائے، اسی طرح قرآنِ کریم کے باطنی انوار و تجلیات کا تقاضا ہے کہ دل بھی ہر طرح کی ناپاکی سے پاک و صاف ہو تاکہ وہ تجلیات اس دل میں سما سکیں۔ (احیاء العلوم، ۱/ ۳۷۳، ماخوذاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس تَحَفُّظِ اَوراقِ مُقَدَّسہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہاں یہ بات قابلِ توجہ ہے کہ جب قرآنِ پاک کی جلد اور اس کے اوراق وغیرہ بوسیدہ یا شہید ہو جائیں تو ان کا تحفظ بھی ہماری ذمہ داری ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے 103 شعبہ جات میں سے ایک شعبہ **مجلس تَحَفُّظِ اَوراقِ مُقَدَّسہ** بھی ہے۔ اوراقِ مقدسہ کا تحفظ کرنے، ان کا تقدس پامال نہ ہونے اور انہیں بے ادبیوں سے بچانے کے مقدس جذبے کے تحت یہ شعبہ قائم کیا گیا ہے۔ مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں (علماء، ائمہ، مسجد کمیٹیاں، تاجر، دُکاندار، وغیرہ) کے تعاون سے مختلف مقامات پر اَوراقِ مُقَدَّسہ کے تَحَفُّظ کے لیے بکس (Box) وغیرہ کی ترکیب کی جاتی ہے اور مجلس کے دیئے ہوئے شرعی و تنظیمی اُصولوں کے مُطابق

www.dawateislami.net

اَوراقِ مُقَدَّسَہ کو دفن، ٹھنڈا یا محفوظ کیا جاتا ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں

اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآنِ کریم کے باطنی آداب میں سے یہ بھی ہے کہ ❀ قرآنِ پاک کی کسی آیت میں اَمر و نَہی (یعنی کسی کام کے کرنے یا کسی کام سے رکنے کا حکم) سُنے تو یہ خیال کرے کہ یہ مجھ ہی سے خطاب ہے۔ اسی طرح گزشتہ اُمّتوں اور انبیائے کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعات سے بھی عبرت و نصیحت حاصل کرے۔ (احیاء العلوم، ج۱، ص۳۷۸، ماخوذاً) ❀ نیز تلاوت کرنے والے کو چاہیے کہ آیاتِ کریمہ کے سِیاق و سَباق کا اثر بھی قبول کرے، وہ یوں کہ جھٹلانے والوں مثلاً عاد و ثمود وغیرہ کے حالات اور ان پر نازل ہونے والے عذاب کے متعلق پڑھے تو دل میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب اور غلبہ و قدرت کا خوف پیدا کرے اور جب جَنَّت اور اس کی نعمتوں کے مُتَعَلِّق پڑھے تو ان کے حصول کی دعا کرے۔ (احیاء العلوم، ۱/۸۵۵) ❀ تلاوتِ قرآن کے باطنی آداب میں سے یہ بھی ہے کہ پڑھتے ہوئے غور و فکر کیا جائے خصوصاً اس کے معانی و مفہوم پر غور کیا جائے۔ امیرُ المُؤمنین حضرت سیّدُنا علیُ المُرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ''اُس عبادت میں کوئی بھلائی نہیں جس میں سمجھ نہ ہو اور اس قراءَت میں کوئی بہتری نہیں جس میں غور و فکر نہ ہو۔'' (احیاء العلوم، ج۱، ص۳۷۴)

تفسیر صِراط الجنان کا تعارف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآنِ پاک کو بہتر طریقے سے سمجھنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ تفسیر ''**صِراطُ الجنان**'' سے روزانہ نمازِ فجر کے بعد مدنی حلقے میں تین آیات کا ترجمہ و تفسیر سُننے یا سُنانے یا پھر اِنفرادی طور پر پڑھنے کی عادت بنایئے اور ثواب کا ڈھیروں خزانہ

www.dawateislami.net

سمیٹئے۔ آیئے تفسیر صراط الجنان کی چند نمایاں خصوصیات بھی سنتے ہیں : ﴿1﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں ہر آیت کے 2 ترجمے دِیے گئے ہیں، ایک سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے **کنزالایمان** سے، دُوسرا ترجمہ آسان اُردو میں **کنزُالعرفان** کے نام سے دِیا گیا ہے، جس میں زیادہ تر کنزالایمان سے ہی اِستفادہ کیا گیا ہے۔ ﴿2﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں قابلِ اعتماد علمائے کرام کی قدیم و جدید قرآنی تفاسیر اور دِیگر اسلامی عُلوم پر لکھی گئی کتابیں بالخصوص سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی لکھی ہوئی، کثیر کتابوں سے کلام اَخذ کرکے آسان انداز میں پیش کیا گیا ہے ﴿3﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں، تفسیر خزائنُ العرفان اور تفسیر نورُالعرفان کا فیضان ہے، تفسیر خزائنُ العرفان، خلیفہ اعلیٰ حضرت، صدرُالافاضل سید، حافظ، حکیم مُفتی نعیمُ الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اور تفسیر نورُالعرفان اِن کے خلیفہ، مُفسرِ شہیر، حکیمُ الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ہے ﴿4﴾ تفسیر صِراطُ الجنان نہ زِیادہ طویل ہے نہ ہی بہت مختصر، بلکہ متوسط اور جامع ہے ﴿5﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں حتی الاِمکان آسان انداز اختیار کیا گیا ہے تاکہ عام اسلامی بھائی بھی اس سے فائدہ حاصل کرسکیں ﴿6﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں اعمال کی اِصلاح کے لیے مُعاشرتی بُرائیوں کا تذکرہ اور معاشرتی برائیوں کے عذابات بیان کیے گئے ہیں ﴿7﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں جنّت کے اِنعامات کے حصول کی ترغیب اور جہنم کے عذابات کی ترہیب موجود ہے ﴿8﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں باطنی امراض کے متعلق بھی قدرے تفصیل سے کلام کیا گیا ہے ﴿9﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں والدین، رِشتے داروں، یتیموں، پڑوسیوں وغیرہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے اور صِلہ رحمی کرنے کے متعلق بھی اِصلاحی مواد موجود ہے ﴿10﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں عقائدِ اہلسنّت اور معمولاتِ اہلسنّت

www.dawateislami.net

کی دلائل کے ساتھ وضاحت کی گئی ہے ﴿11﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں موقع کی مناسبت سے حضورِ پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اولیائے عِظام کی سِیرت اور واقعات بھی ذِکر کیے گئے ہیں ﴿12﴾ تفسیر صِراطُ الجنان میں آیات سے حاصل ہونے والے رنگ برنگے، نِت نئے خوشبوؤں والے مدنی پھول بھی موجود ہیں۔ آپ بھی نیت کیجئے کہ روزانہ کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ صراط الجنان کا مطالعہ کریں گے اور قرآنِ پاک کی تعلیمات پر نہ صرف خود عمل کریں گے بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی ترغیب دلائیں گے۔

یہی ہے آرزو تعلیم قرآن عام ہوجائے
ہر اک پرچم سے اونچا پرچم اسلام ہوجائے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج کے بیان میں ہم نے کثرت سے تلاوت کرنے والے اسلافِ کرام کے ایمان افروز واقعات سننے کی سعادت حاصل کی، نیز شش عید یعنی شوال کے مہینے میں چھ (6) روزے رکھنے کے فضائل اور نفل روزوں کے مدنی پھول بھی سُنے۔ اس کے علاوہ تلاوتِ قرآن کے ظاہری و باطنی آداب سے متعلق اہم مدنی پھول حاصل ہوئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی قرآنِ پاک کے ظاہری و باطنی آداب کا خیال رکھتے ہوئے خوب خوب تلاوتِ قرآنِ کریم کرنے اور اس کی رحمتوں اور برکتوں کو سمیٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

میں ادب قرآن کا ہر حال میں کرتا رہوں
ہر گھڑی اے میرے مولیٰ تجھ سے میں ڈرتا رہوں

www.dawateislami.net

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نِشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مُجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مُجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج۱ص۵۵حدیث۱۷۵دارالکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! لباس کے چند مدنی پُھول سُنتے ہیں۔

فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم ہے: ❁ جِنّ کی آنکھوں اور لوگوں کے سِتْر کے درمیان پَردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو بِسْمِ اللّٰہ کہہ لے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج۲ص۵۹حدیث۲۵۰۴) مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: جیسے دیوار اور پَردے لوگوں کی نگاہ کیلئے آڑ بنتے ہیں اَیسے ہی یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکْر جِنّات کی نِگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جِنّات اس (یعنی شَرْم گاہ) کو دیکھ نہ سکیں گے۔ (مراٰۃ ج۱ص۲۶۸) ❁ جو باوجودِ قُدرَت زیب وزِینَت کا لِباس پہننا تواضُع (یعنی عاجِزی) کے طور پر چھوڑ دے اللہ عَزَّ وَجَلَّ اُس کو کَرامَت کا حُلّہ پہنائے گا۔ (ابوداوٗد ج۴ص۳۲۶حدیث ۴۷۷۸) ❁ لِباس حَلال کمائی سے ہو اور جو لِباس حَرام کمائی سے حاصل ہوا ہو، اُس میں فَرض و نَفْل کوئی نماز قبول نہیں ہوتی۔ (کَشْفُ الاِلْتِباس فِی اسْتِحْبابِ اللِّبَاس لِلشَّیخ عبدالحقّ الدّھلوی ص۳۶) ❁ (لباس) پہنتے وَقْت سیدھی طَرَف سے شُرُوع کیجئے (کہ سُنّت ہے) مَثَلاً جب کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخِل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں۔ (اَیضاً ص۴۳) ❁ اِسی طرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا

www.dawateislami.net

پاؤں داخِل کیجئے اور جب (کُرتا یا پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے بر عکس (اُلٹ) کیجئے یعنی اُلٹی طَرَف سے شُرُوع کیجئے۔ ❁ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' جلد 3 صَفحہ 409 پر ہے: سُنّت یہ ہے کہ دامَن کی لمبائی آدھی پِنڈلی تک ہو اور آستین کی لمبائی زِیادہ سے زِیادہ اُنگلیوں کے پوروں تک اور چوڑائی ایک بالِشت ہو۔ (رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۵۷۹) ❁ سُنّت یہ ہے کہ مَرد کا تہبند یا پاجامہ ٹخنے سے اُوپر رہے۔ (مراٰۃ ج ۶ ص ۹۴) ❁ مَردمَردانہ اور عَورَت زَنانہ ہی لباس پہنے۔ چھوٹے بچّوں اور بچیوں میں بھی اِس بات کا لحاظ رکھئے۔ ❁ تکبُّر کے طور پر جو لباس ہو وہ ممنوع ہے۔ تکبُّر ہے یا نہیں اِس کی شَناخت یوں کرے کہ ان کپڑوں کے پہننے سے پہلے اپنی جو حالت پاتا تھا اگر پہننے کے بعد بھی وُہی حالت ہے تو معلوم ہوا کہ ان کپڑوں سے تکبُّر پَیدا نہیں ہوا۔ اگر وہ حالت اب باقی نہیں رَہی تو تکبُّر آ گیا۔ لہٰذا ایسے کپڑے سے بچے کہ تکبُّر بہُت بُری صِفَت ہے۔

(بہارِ شریعت ج ۳ ص ۴۰۹، رَدُّالْمُحتار ج ۹، ص ۵۷۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنَّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المَدِینہ کی مَطبوعہ دو(2) کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صَفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب ''سُنّتیں اور آداب'' ھَدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رَسُول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ (101 مَدَنی پھول، ص ۲۷)

عاشقانِ رسول، آئیں سُنت کے پُھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں۔

www.dawateislami.net

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِالْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (2)

﴿3﴾ رَحْمت کے ستّر (70) دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (3)

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

---

1 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3 ... القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

www.dawateislami.net

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ (6) لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[4]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[5]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[6]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

---

4 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

5 ...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

6 ...الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۳۲۹/۲، حدیث: ۳۰

www.dawateislami.net

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[7]

﴿2﴾ گویا شَبِ قدْر حاصل کرلی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔) **فرمانِ مُصْطَفٰے** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قدْر حاصل کرلی۔[8]

---

[7] ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

[8] ... تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

www.dawateislami.net